ADDRESS

OF

HON'BLE CHIEF JUSTICE OF PAKISTAN

MR. JUSTICE IFTIKHAR MUHAMMAD CHAUDHRY

TO THE

120 OFFICE BEARERS OF DIFFERENT BAR ASSOCIATIONS OF RAWALPINDI

30.04.2013

Respected Presidents;

General Secretaries;

And Office Bearer's of High Court, District and Tehsil Bar Associations of Rawalpindi Division;

Ladies and Gentlemen!

Asalamoaloakum!

It is a matter of great pleasure for me to address this august gathering of eminent professionals from the legal fraternity under one roof. I must express my pleasure while addressing the members of the Bar who have always stood firmly for upholding the rule of law and independence of judiciary in our country. Let me start by a very thought provoking saying of our Holy Prophet wherein some interceded for a person who had committed theft:

> ***"What destroyed the nations preceding you, was that if a noble amongst them stole, they would forgive him, and if a poor person amongst them stole, they would inflict Allah's Legal punishment on him. By Allah, if Fatima, the daughter of Muhammad stole, I would cut off her hand."[1]***

[1] (Sahih Al-Bukhari, Book :56, Hadith: 681)

Islam has emphasized centuries ago a society where there is no one above the law irrespective of his social or economic status. The principles of equality, rule of law and independence of judiciary are strongly built and woven in the teachings of Islam. The struggle for the rule of law and independence of judiciary is not new in the legal history of the world, but the unprecedented lawyer's movement has its own place. It led our country to such a point from where we see the country taking a new turn towards a glorious future. The role of all other stakeholders is also very important but particularly, the role of our lawyers and their unconditional support was very important for independence of judiciary. It is an established fact that our lawyers always proved a stumbling block in the way of any illegal and unconstitutional act by struggling for the restoration of legal and constitutional regime.

Ladies and Gentlemen:

This lawyer's movement for restoration of de jure system on one side has earned a great respect for the legal fraternity and on the other side it has posed a great responsibility on your shoulders. Being elected office bearers your responsibilities are further enhanced. You have not only to work for the welfare of lawyers community to whom you represent but also to work

for the protection of rights of those members of our society who weak and are even unable to seek justice for themselves. Yes the poor and weak segment of the society has to be saved from suppressions. In our adversarial system of justice the litigant parties have to prove their case, the greater responsibility lies on the shoulders of the lawyers. The Courts cannot discharge their functions properly without co-operation of lawyers thus the spirit of the Constitution to provide the inexpensive and expeditious justice also requires you to assist the Courts in a proper and well prepared manner in reaching the truth and administering the justice. If you are not well prepared and do not discharge your duties then it may cause delay in the smooth administration of justice. It is true that in our country it is the Bar which is protector of independence of judiciary. It also gives strength to the Bench. Bar have also great importance as being the nurseries from where the Judges are elevated. The former Prime Minister of England Mr. Asquith[2] had rightly observed the role of lawyers in England:

> ***"I absolutely make this claim, that there is no class or profession in our community which has done more – I will go further; I will say that there is none which has done as much- to***

[2] Ex- Prime Minster of England

> ***define, to develop and to defend the liberties of England."***

Ladies and Gentlemen:

In order to achieve the object of inexpensive and expeditious justice *National Judicial Policy* was formulated by National Judicial Policy Making Committee after a great deal of deliberations with the judges, lawyers, legal experts, leading academia, law enforcement agencies and representatives from all other social sectors. Independence of the Judiciary, eradication of corruption, reduction of the backlog at all levels of the judicial hierarchy included in the main features of this Policy. Although by your assistance we have achieved great results but we cannot say that we have achieved all that what we desired.

As you know that in this world of globalization we have to deal with many issues both at national as well as international level. Few days ago we have successfully held an International Judicial Conference to equip ourselves to face the newly emerging challenges in the justice delivery system. Surely, we can understand better the issues when brains from the different parts of the world sit together. We have always welcomed the suggestions from our respected legal fraternity.

We expect full co-operation from the lawyer's community for the success of this policy.

Ladies and Gentlemen:

Before parting I once again thank all of you for your visit to this Court. I pray for your success in professional life. At this moment I would like to refer Mr. Clarence Darrow[3] a famous American lawyer, when he said and I quote:

> ***"I have lived my life and I have fought my battles, not against the weak and poor–but against power, injustice, against oppression."***

[3] American lawyer and leading member of the American Civil Liberties Union

راولپنڈی کی مختلف بارز کے 120 عہدیداران سے

چیف جسٹس آف پاکستان

جناب افتخار محمد چوہدری

کا خطاب

مورخہ 30-04-2013

محترم صدور صاحبان؛

جنرل سیکریٹریز ؛

اور ہائیکورٹ ،ڈسٹرکٹ اور تحصیل بار ایسوسی ایشن راولپنڈی ڈویژن کے عہدیداران ؛

خواتین وحضرات؛

اسلام وعلیکم:

شعبہ قانون سے وابستہ معزز اور ممتاز افراد کے عظیم اجتماع سے اِس جگہ خطاب کرنا میرے لئے باعثِ مسرت ہے۔ ہمارے ملک میں بار کے اراکین نے عدلیہ کی آزادی اور قانون کی حکمرانی کے سلسلہ میں جو کاوشیں کیں مجھے اُن پر اپنی خوشی کا اظہار ضرور کرنا چاہیے۔ میں پیارے نبیﷺ کے فہم کو جلا بخشنے والے فرمانِ عالی شان سے شروع کرتا ہوں جس میں اُس شخص کیلئے جو چوری کا مرتکب ہوا، کے بارے میں اِرشاد کیا گیا ہے:

”تم سے پہلی قومیں صرف اس لئے برباد ہوئیں کہ اُن کے ہاں اگر کوئی معزز آدمی چوری کرتا تھا تو اُس کو معاف کر دیا جاتا اور اگر کوئی غریب آدمی چوری کرتا تو اُس پر حد نافذ کر دی جاتی۔ اللہ کی قسم اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ نے بھی اگر چوری کی ہوتی تو میں اُس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا“

صدیوں پہلے اِسلام نے ایسے معاشرے کے وجود پر زور دیا جہاں کوئی بھی اپنے معاشی یا سماجی رُتبے سے بالاتر نہیں۔ مساوات، قانون کی حکمرانی اور عدلیہ کی آزادی کے اصول اسلامی تعلیمات میں بطریقِ احسن موجود ہیں۔ دنیا کی تاریخ میں قانون کی حکمرانی اور عدلیہ کی آزادی کی جدوجہد کوئی نئی بات نہیں۔لیکن وکلاء کی بے مثال تحریک کا اپنا ایک وجود ہے۔ اِس نے ہمارے ملک کو ایک ایسے مقام پر پہنچا دیا ہے جہاں سے ہم ایک شاندار مستقبل دیکھ رہے ہیں۔ اگرچہ دوسرے ذمہ داران کا ِکردار بھی بہت اہم ہے لیکن خاص طور پر ہمارے وکلاء کا ِکردار اور معاونت عدلیہ کی آزادی کیلئے بہت اہم ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہمارے وکلاء ہمیشہ غیر قانونی اور غیر آئینی راستے میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنے رہے اور قانونی اور آئینی دورِحکومت کی بحالی کیلئے تگ و دو

کرتے رہے۔

خواتین و حضرات!

وکلاء کی تحریک برائے بحالی قانونی نظام عدل نے ایک طرف وکلاء برادری کے لئے ایک عزت کا مقام کمایا ہے اور دوسری طرف اُن کے کندھوں پر بھاری ذمہ داری عائد کر دی ہے۔ بحیثیت منتخب نمائندوں کے آپ کی ذمہ داری اور بڑھ گئی آپ نہ صرف وکلاء برادری جن کی آپ نمائندگی کر رہے ہیں کی بہبود کے کام کر رہے ہیں بلکہ معاشرے کے اُس کمزور طبقے کے حقوق کی حفاظت کے لئے بھی کام کر رہے ہیں جو اپنے لئے انصاف لینے کے قابل نہیں ہیں۔ یقیناً معاشرے کے غریب اور کمزور طبقے کو ظالموں سے بچایا جائے۔ ہمارے مخالفانہ نظامِ عدل میں درخواست گزار کو اپنا کیس ثابت کرنا ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑی ذمہ داری وکلاء کے کندھوں پر عائد ہوتی ہے۔ عدالتیں وکلاء کے تعاون کے بغیر اپنا کام صحیح طریقے سے ادا نہیں کر سکتیں۔ اِس لئے انصاف کی فراہمی اور سچ تک پہنچنے میں آئین کی رو کے مطابق سستا اور فوری انصاف مہیا کرنے کے لئے عدالت سے آپ لوگوں کا تعاون صحیح تیاری کرتے ہوئے ضروری ہے۔ اگر آپ صحیح تیار نہیں ہیں اور اپنا فرض صحیح طریقے سے ادا نہیں کرتے تو یہ اِنصاف کی فراہمی میں تاخیر کا سبب بنے گا۔ یہ سچ ہے کہ ہمارے ملک میں وکلاء عدلیہ کی آزادی کے محافظ ہیں اور یہ بینچ کو بھی تقویت دیتے ہیں۔ بار کو ایک بنیادی تربیت گاہ کا درجہ حاصل ہے جہاں سے ججز فائز کئے جاتے ہیں۔ انگلینڈ کے سابقہ وزیرِ اعظم مسٹر اسکوتھ نے صحیح طور پر انگلینڈ میں وکلاء کے کردار کو یوں بیان کیا ہے:

''میں یقینی طور پر یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ ہمارے معاشرے میں کوئی پیشہ اورطبقہ ایسا نہیں ہے جنہوں نے بہت کچھ کیا ہو۔ میں آگے بڑھ کر مزید کہوں گا کہ کوئی نہیں ہے جو اتنا زیادہ کچھ کر چکا ہو، جنہوں نے انگلینڈ کی ترقی اور انگلینڈ کی ساکھ کو بچایا ہو''

خواتین و حضرات!

سستے اور فوری انصاف کے مقصد کو حاصل کرنے کیلئے قومی عدالتی پالیسی معاشرے کے مختلف افراد جن میں ججز، وکلاء، قانونی ماہرین اور قانون نافذ کرنے والے ادارے شامل ہیں کی مدد سے قومی عدالتی پالیسی کمیٹی کے

ذریعے بنائی گئی۔ اس پالیسی کے بنیادی مقاصد میں عدالتی خودمختاری، کرپشن کا خاتمہ اور تمام عدالتی نظام سے پرانے مقدمات کونمٹانا شامل ہے۔ اگرچہ آپ کی مدد سے ہم نے کافی کامیابی حاصل کی ہے مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے وہ سب کچھ حاصل کرلیا ہے جو کہ ہم چاہتے ہیں۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اِس گلوبلائزیشن کے دور میں ہمارا واسطہ بہت سے قومی اور بین الاقوامی معاملات سے پڑتا ہے۔ چندروز قبل ہم نے بین الاقوامی عدالتی کانفرنس کا انعقاد بڑی کامیابی سے کیا تاکہ ہم انصاف کی فراہمی کے نظام میں نئی ابھرتی ہوئی مشکلات کا سامنا کرنے کیلئے خودکو تیار کرسکیں ۔ یقیناً ہم بہتر طریقے سے مسائل کوسمجھ سکتے ہیں کیونکہ یہاں پر دنیا کے مختلف علاقوں سے مختلف ذہن رکھنے والے لوگ جمع تھے۔ ہم نے ہمیشہ قانون سے وابستہ معزز لوگوں کی تجاویز کوخوش آمدید کہا ہے۔ ہم وکلاء برادری سے اِس پالیسی کی کامیابی کیلئے مکمل تعاون کی توقع رکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

الوداع کہنے سے پہلے میں ایک دفعہ پھرآپ کا عدالت ہٰذا میں آنے پرمشکور ہوں۔ میں آپ کی پیشہ ورانہ زندگی میں کامیابی کیلئے دعا گو ہوں۔ میں چاہوں گا کہ یہاں پر امریکہ کے ایک مشہور وکیل مسٹر کلارنس ڈیرو کے بیان کا حوالہ دوں۔

”میں نے اپنی زندگی گزار لی میں نے اپنی جنگ لڑ لی کمزور اور غریب لوگوں کے خلاف نہیں بلکه طاقت، ناانصافی اور جبر کے خلاف “